Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

بچوں اور بچیوں کا رسالہ
ربوہ (پاکستان)

تشحیذ الاذہان

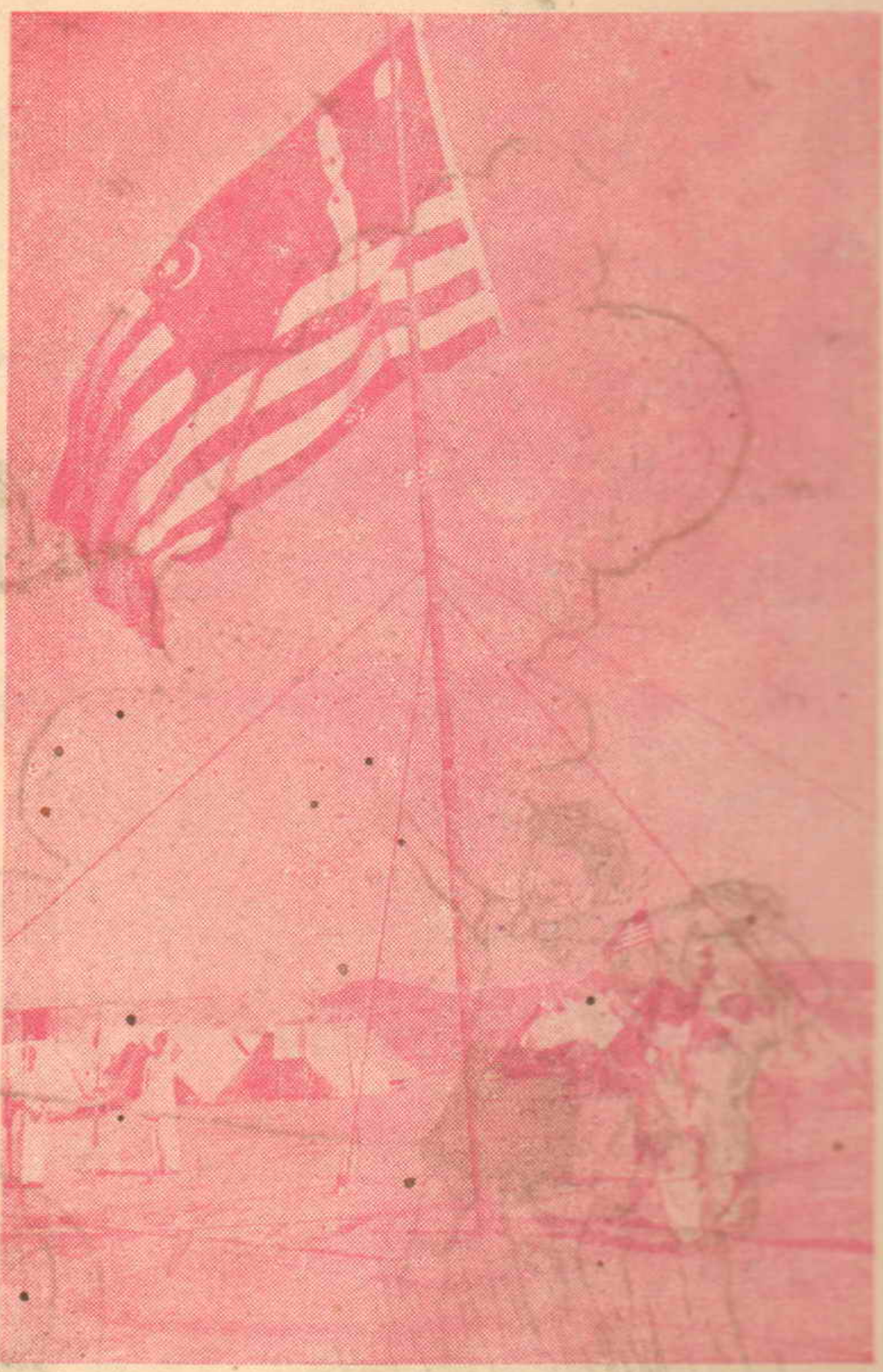

ایڈیٹر

شیخ۔خورشید احمد

1-15 اکتوبر

تشحیذ الاذہان زیر نگرانی

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

چند لکھنے والے:-

قاضی ظہور الدین صاحب اکمل

شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی

شیخ عبدالقادر صاحب لائلپوری

ملک مبارک احمد خاں صاحب

فیروز الدین انور

لطف الرحمان ناز

سید منصور احمد شاہ

زبیدہ تسنیم

مجیب اللہ گوہر

وسیم احمد

سلمان مسعود

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اللہ تعالیٰ کا فرمان

نماز پانچوں وقت پڑھا کرو

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا

ترجمہ:- نماز اپنے مقررہ وقتوں میں مسلمانوں پر فرض ہے۔

(از محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی)

تشریح:- نماز سات برس کی عمر سے شروع کرنی چاہیئے۔ اور دس برس کی عمر میں تو ضروری ہو جاتی ہے۔ جو شخص مسلمان ہے اسے ضرور نماز پڑھنی چاہیئے۔ اور دلی ذوق وشوق سے پڑھنی چاہیئے۔ پھر یہ بھی ضروری ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو سکے جماعت کے ساتھ پڑھنی چاہیئے۔ آخری بات یہ ہے کہ پانچوں وقت کی نماز باقاعدہ ادا کرنی چاہیئے۔ یہ نہیں کہ صبح کی پڑھ لی تو ظہر کی غائب اور عصر کی پڑھ لی تو مغرب کی ناغہ۔ اور عشاء کے وقت پڑھ کے سو رہے۔ جو آدمی اس طرح نماز پڑھتے ہیں۔ وہ خدا کے ہاں بے نماز لکھے جاتے ہیں۔ اور ان کی نمازوں کا کوئی فائدہ نہیں۔

اس آیت کا یہ بھی مطلب ہے کہ نمازیں ٹھیک اپنے وقت پہ پڑھی جائیں۔ یہ نہ ہو کہ مثلاً نمازِ فجر دن کے دس بجے پڑھی اور عصر کی نماز سورج ڈوبتے وقت ادا کی ؂

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے چند الہامات

بچو! ان الہامات کو زبانی یاد کرو!

(۱) پاک محمدؐ مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔

(۲) خدا تیرے سب کام درست کر دے گا۔

(۴) خدا تعالےٰ کے حضور میں اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ حاضر ہو جاؤ۔
اور اپنے ربِّ کریم کو اکیلا مت چھوڑو۔ جو شخص اسے اکیلا
چھوڑے گا وہ اکیلا چھوڑا جائے گا۔

(۵) میں ظالم کو ذلیل اور رسوا کروں گا۔ اور وہ اپنے ہاتھ کاٹے گا۔

(۶) قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹا کام بنا دے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

(۷) تو جانتا ہے میں کون ہوں میں خدا ہوں۔ جس کو چاہتا ہوں
عزت دیتا ہوں جس کو چاہتا ہوں ذلت دیتا ہوں۔

(۹) تو ہر ایک بلا سے بچایا جائے گا۔

(۱۰) چل رہی ہے نسیم رحمت کی۔ جو دعا کیجئے قبول ہے آج

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ہمارے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم)

(مجیب اللہ خان ۔ گوہر)

انسان فطرتاً ایک نمونے کا محتاج ہے اور بغیر نمونے کے وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالےٰ کا ہم پر کس قدر احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایک کامل رہنما عطا کیا جو زندگی کے ہر ایک پہلو میں ہمارے لئے نمونہ ہے۔ ہمارے آقا سیدو مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خود خداوند کریم قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ یعنی تجھے اعلیٰ درجے کے اخلاق عطا کئے گئے ہیں۔ ہر وہ شخص جو خدا کو ملنا چاہتا ہے۔ اور اس کی رضا کو حاصل کرنا چاہتا ہے اُس کے لئے ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے اور آپ کے بتائے ہوئے طریق پر عمل کرے اور جس رنگ میں آپ نے زندگی گذار دی۔ اُسی رنگ میں وہ بھی زندگی گذار دے۔ آپ کے افعال و اقوال میں سب کے لئے ہدایت کا سامان موجود ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے۔ کہ حضورؐ کی زندگی کا گہرا مطالعہ کیا جائے اور حضورؐ کے کلماتِ طیبات کو غور سے پڑھا اور سُنا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت پیدا ہوئے اس وقت حضورؐ کے والد انتقال فرما چکے تھے گویا حضورؐ یتیم ہی پیدا ہوئے ایسی حالت میں حضورؐ کو ذاتی تجربہ ہو گیا کہ جن بچوں کے ماں باپ مر جاتے ہیں۔ انہیں کیا کیا

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان کے دِل کس قدر نازک ہو جاتے ہیں۔ ذرا سی ٹیڑھی نگاہ انہیں غم زدہ کر دیتی ہے اور تھوڑا سا محبت کا سلوک ان کے دِل کو باغ باغ کر دیتا ہے۔ عام طور پر لوگ نوکروں سے اچھا سلوک نہیں کرتے۔ بلکہ انہیں ڈانٹتے یا مارتے ہیں۔ اور ان سے چوبیس ۲۴ گھنٹوں کی خدمت چاہتے ہیں۔ لیکن ہزاروں برکتیں ہوں ہمارے آقا پر کہ انہوں نے خادموں اور غلاموں کے لئے بھی نہایت عمدہ نمونہ ہمارے لئے چھوڑا۔ جب حضورؐ کے دادا فوت ہو گئے تو حضورؐ اپنے چچا ابوطالب کے پاس رہنے لگے۔ ابوطالب اگرچہ معزز آدمی تھے مگر بہت غریب۔ ایسی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر لے جانے سے اُن پر زیادہ بوجھ ہو گیا۔ یقیناً یہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی نہایت غربت اور تنگی کا زمانہ ہو گا۔ لیکن تاریخ ہمیں یہ بتلاتی ہے کہ حضورؐ اس گھر میں بوجھ بن کر نہیں رہے اور بیکار بن کر رہنے کو حضورؐ نے کبھی پسند نہیں کیا۔ حضورؐ نے ایک دفعہ خود بیان فرمایا کہ میں نے بچپن میں چند پیسوں کے عوض مکہ والوں کی بکریاں چرائیں۔

آپ کی پاکیزگی۔ صداقت۔ امانت اور دیانت کو دیکھ کر ایک مالدار خاتون یعنی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو ملازم رکھ لیا۔ اور اپنا مالِ تجارت دے کر شام کی طرف روانہ کر دیا۔ آپ کی محنت اور دیانت کی وجہ سے اس تجارت میں بھاری نفع ہوا۔

حضرت خدیجہؓ آپ کی دیانت اور امانت داری کو دیکھ کر بہت خوش ہوئیں۔ اور آپ سے شادی کی درخواست کی جسے آپ نے منظور فرمایا۔ غربت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ زمانہ بھی آیا جب آپ سلاے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

عرب کے بادشاہ بن گئے۔ یہ زمانہ بھی حضورؐ کی پاکیزہ زندگی کا آئینہ دار ہے آج کل کے امیروں کی طرح حضورؐ نے اپنی دولت کو فضول خرچی میں نہیں صرف کیا اور نہ کبھی مال و دولت جمع کرنے کی خواہش آپ کے دِل میں پیدا ہوئی۔ بادشاہت کے زمانہ میں بھی ویسی ہی سادہ زندگی بسر کی۔ جیسی غربت میں تھی اپنے لباس یا اپنی زیبائش کی بجائے صدقہ اور خیرات میں روپیہ صرف کیا۔ ایک دفعہ کسی ملک کا سفیر آپ سے ملنے مدینہ آیا اس وقت دوپہر ہو چکی تھی اور آپ ایک درخت کے نیچے چٹائی پر آرام فرما رہے تھے۔ پیٹھ کا ایک حصہ ننگا تھا جس پر چٹائی کے نشان پڑے ہوئے تھے۔ جب اس سفیر نے آپ کو اس حالت میں دیکھا تو سکتے کہ عرب کے جلیل القدر بادشاہ جس کے رُعب سے قیصر و کسریٰ بھی تھرّاتے تھے۔ اس طرح تنہا چٹائی پر لیٹا ہوا ہے۔ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اور سمجھ گیا کہ مسلمانوں کی قوت کا کیا راز ہے۔

خدا کی ہزاروں ہزار برکتیں اس پاک رسولؐ پر ہوں جس نے ہمیں اعلیٰ اخلاق سکھائے۔ بہترین آداب سکھائے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں بھی نیک بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

فرمودات حضرت علیؓ

۱۔ سب سے اچھا وقت وہ ہے جو نماز میں گزرے۔

۲۔ سب سے اچھا آنسو وہ ہے جو گناہ کی بخشش کے لئے ہو۔

۳۔ سب سے اچھی کمائی وہ ہے جس میں سے زکوٰۃ دی جائے

۴۔ سب سے اچھا فاصلہ گھر سے مسجد تک کا ہے۔ (نذیر احمد ناصر)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

مہدیؑ پاک امام ہمارا

(از محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

مہدیؑ پاک امام ہمارا ÷ مذہب ہے اسلام ہمارا
پہنچے ان کو سلام ہمارا ÷ ان کی اطاعت کام ہمارا
سیدنا محمودؓ ہمارے ÷ سب سے اچھے سب سے پیارے
چلتے ہیں ہم ان کے سہارے ÷ مانتے ہیں ہم ان کے اشارے
سب کا ہم اکرام کریں گے ÷ حاصل یوں انعام کریں گے
حق کی شہرت عام کریں گے ÷ پیدا اپنا نام کریں گے
نیکی کے ہم کام کریں گے ÷ طاعت صبح و شام کریں گے
پھر دنیا کو رام کریں گے
جنّت میں آرام کریں گے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

پانچ عجیب و غریب کہانیاں

(فیروز الدین اکبر۔ کلکتہ)

کسی گاؤں میں چار نوجوان رہتے تھے۔ انہیں ناممکن اور بعید از عقل کہانیاں کہنے میں ملکہ حاصل تھا۔ ایک دن انہوں نے ایک مسافر کو گاؤں کے باہر ایک سرائے میں آرام کرتے ہوئے دیکھا۔ مسافر عمدہ کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ چاروں نوجوانوں نے ارادہ کیا کہ اس کے کپڑے کسی طرح حاصل کئے جائیں۔ یہ سوچ کر وہ لوگ سرائے میں گئے اور مسافر سے بات چیت کرنے لگے۔ کچھ دیر کے بعد چاروں میں سے ایک نے یہ تجویز پیش کی۔ "ہم میں سے ہر ایک باری باری اپنی سب سے زیادہ تعجب خیز اور بعید از عقل کہانی کہے۔ اور جس کو کہانی کی سچائی پر شبہ ہو وہ کہانی کہنے والے کا غلام ہو جائے۔

مسافر نے اس خیال کی تائید کی اور نوجوان اس کو بے وقوف سمجھ کر مسکرائے۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ مسافر بھی ایسی کہانیاں کہہ سکتا ہے۔ دوسری طرف ان لوگوں کو پورا یقین تھا کہ ان کی کہانیاں ایسی ناقابلِ یقین ہوں گی کہ مسافر کو احتجاج کرنا ہی پڑے گا۔ دراصل ان لوگوں کا ارادہ مسافر کو غلام بنانے کا نہیں تھا۔ بلکہ اس کے کپڑوں پر قبضہ کرنا تھا۔ بات طے ہونے کے بعد نوجوان واپس گاؤں گئے۔ اور ایک سردار کو مقابلہ کا فیصلہ کرنے کے لئے بلا لائے۔

(باقی ۲۵ پر)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

نقطوں کا کھیل

(فیروز الدین انور کلکتہ)

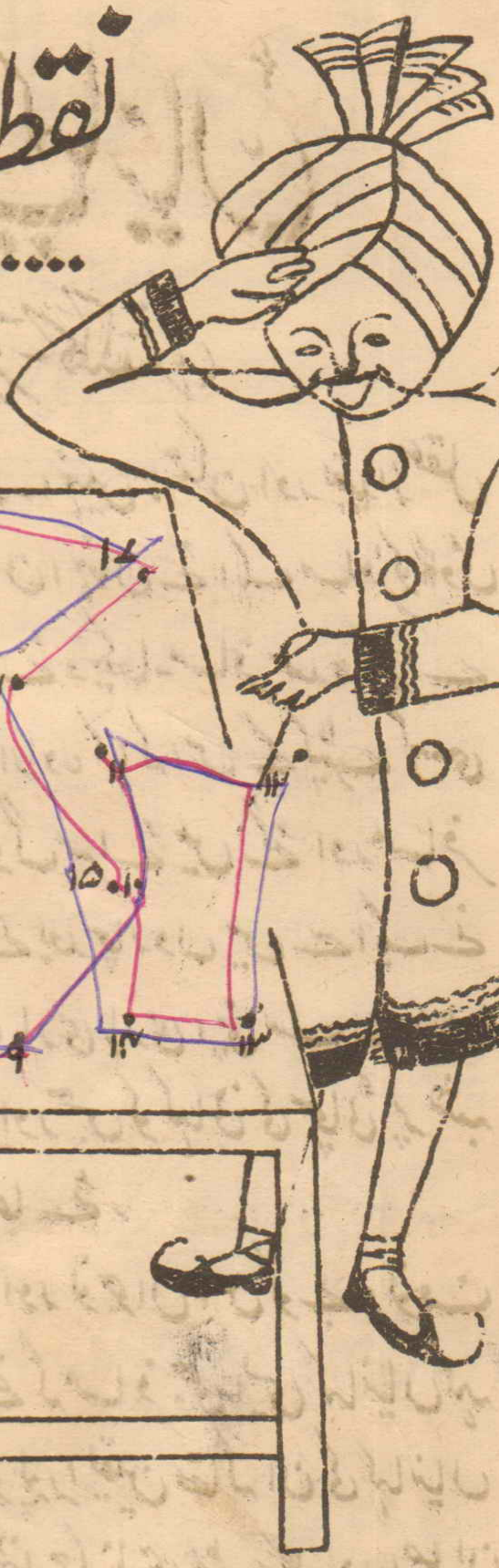

میز پر میرے نے کچھ رکھا ہے ـــــ کیا رکھا ہے ۔ ؟ ـــــ!
ایک سے ۱۹ تک کے نقطوں کو ترتیب وار ملا کر دیکھیں ـــــ اور پھر بلا تکلف
ـــــ ہاتھ صاف کریں ۔ !

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

بڑھے چلو! بڑھے چلو!

(محمد اسماعیل خان دارالرحمت شرقی ربوہ)

جاپانی فوج کا ایک بٹالین بڑی سرعت کے ساتھ ایک محاذ کا رُخ کر رہا تھا ایک فیصلہ کن معرکہ ان کا منتظر تھا۔ دشمن پورے طور پر مسلح اور کیل کانٹے سے لیس اس حد تک بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ جہاں اس کی مدافعت اور اس کے مقابلہ کی ہر کوشش ناکام ہو جاتی دشمن کو اس حد سے بہت پرے روکنا ضروری تھا۔ وقت کم تھا۔ اور دشمن تھا کہ سر پر چڑھا آ رہا تھا۔ جاپانی فوج کا بٹالین تیزی سے بڑھتا چلا گیا ان کے کمانڈر کی بارعب گرجدار اور دلکش آواز بار بار بلند ہوتی۔ "میرے بیٹو! بڑھے چلو!" فوج کے ایک ایک سپاہی کا دل اپنے محبوب کمانڈر کی آواز سنتے ہی بلیوں اچھلتا۔ ان کے دل وطن کی محبت سے سرشار تھے۔ ان کے جسم وطن کی حفاظت پر نچھاور ہونے کے لئے بے تاب تھے اور ان کی روحیں اطاعت کے جذبہ سے لبریز تھیں۔

اچانک فوج کا سب سے اگلا دستہ یکدم رُک گیا کمانڈر کو علم تھا کہ ایک چوڑی اور نہایت گہری برساتی کھائی راہ میں حائل ہے۔ پل بنانے کا وقت نہ تھا۔ اگلے دستہ کے سپاہیوں نے اپنے کمانڈر کی طرف دیکھا۔ اس کا ہاتھ فضا میں بلند ہوا۔ جیسے الوداعی سلام کر رہا ہو۔ اور اس کے لبوں سے نہایت شیریں اور باوقار آواز بلند ہوئی۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

"میرے بیٹو! بڑھے چلو!!" ایک ثانیہ توقف کئے بغیر جاپانی فوجی کھائی میں گرنے لگے کھائی آہستہ آہستہ پُر ہونے لگی راہ بننے لگا۔ اور تھوڑی دیر بعد ہزاروں جاپانی دلاوروں کے مردہ جسم باقی فوج کیلئے پُل کا کام دے رہے تھے۔

اپنے افسر اپنے قائد اور اپنے بڑوں کے حکم کی اطاعت وہ راز تھا۔ جس نے جاپانی قوم کے نام کو ابدالآباد تک آسمان شہرت پر جگمگاتے ہوئے تاروں کا مقام عطا کیا یہ وہ خوبی تھی۔ جس نے جاپانی قوم کو شہرت دوام بخشی اور یہ وہ جوہر تھا جس نے اس بہادر قوم کے قدموں میں فتح اور مردانگی کے مقدس پھول بچھائے۔

حقیقت یہ ہے کہ اطاعت ہی انسانی فطرت کا وہ خاصہ ہے۔ جس کے بل پر قومیں ابھریں۔ شہر بسے اور دنیا ترقی کے عظیم شاہراہ پر گامزن ہوئی۔ اطاعت کو چھوڑ کر اور یہ چاہتے ہوئے کہ میں اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بہر طور الگ بناؤں اور کسی کی نہ مانوں۔ اس بھری دنیا میں کوئی بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔

"حکمت کی باتیں"

۱۔ توبہ گناہوں کو کھا جاتی ہے۔ اور جھوٹ رزق کو چٹ کر جاتا ہے۔

۲۔ غیبت عمل کو کھا جاتی ہے اور غم عمر کو کم کر دیتا ہے۔

۳۔ صدقہ بلا کو کھا کر دُور کر دیتا ہے۔ اور عقل غصہ کو کھا جاتی ہے۔

۴۔ تکبر علم کو کھا جاتا ہے۔

(مظفر احمدؐ پشاور)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

پیارا وطن

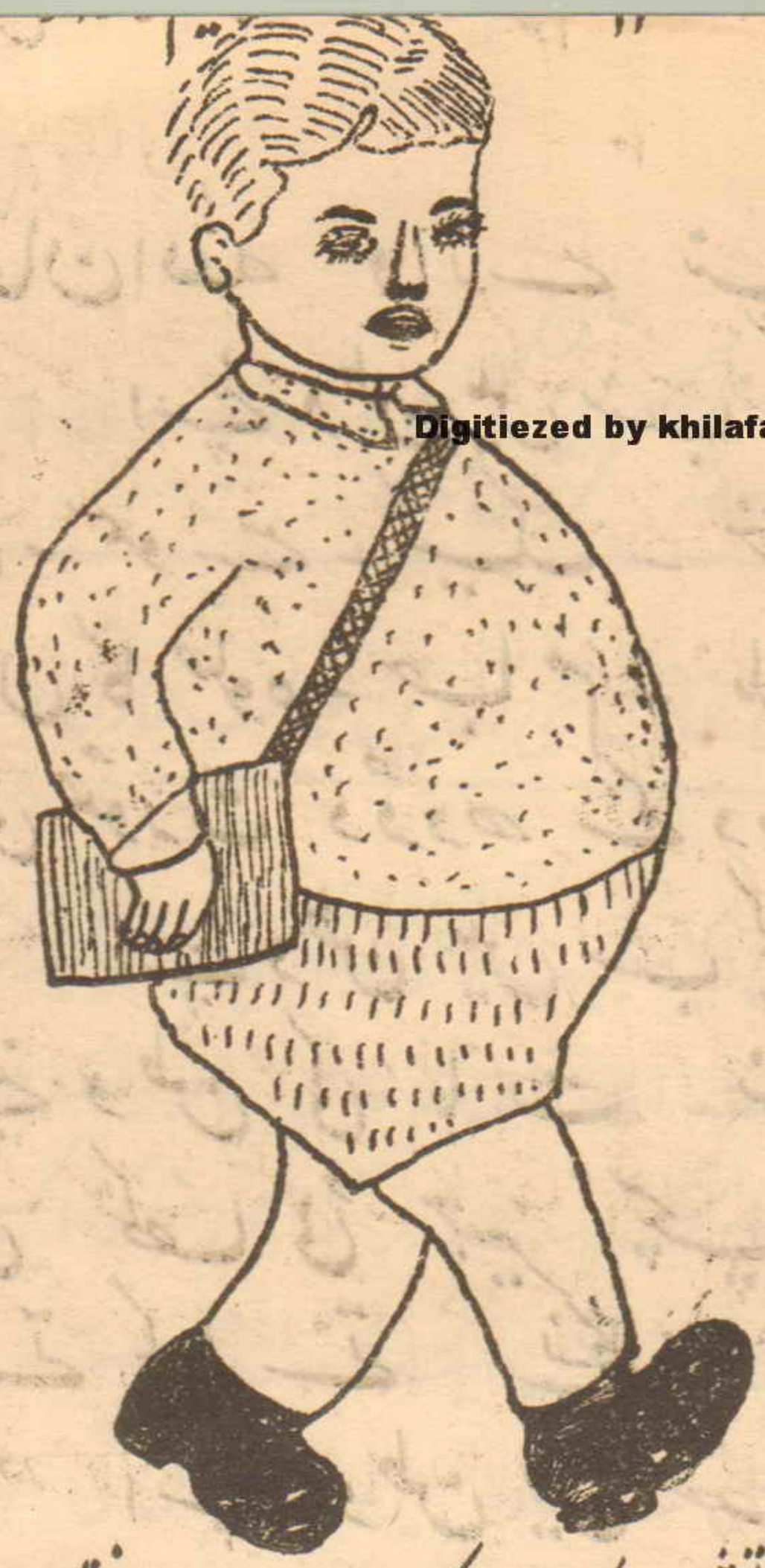

(از محترم عبدالقادر صاحب)

(محترم عبدالقادر صاحب تشحیذ کے لئے اکثر بہت مزیدار نظمیں لکھتے ہیں جنہیں بچے بہت پسند کرتے ہیں۔ ان کی صحت آج کل کچھ خراب رہتی ہے۔ بچوں کو ان کی صحت کے لئے ضرور دعا کرنی چاہیئے۔)

اپنے وطن میں سب کچھ ہے پیارے
رَس۔ مکھن اور شکّر پارے
آموں کے اَنبار۔ آلو بخارے
اپنے وطن میں سب کچھ ہے پیارے
بِسکٹ۔ برفی۔ لڈّو۔ حامن
کوکا کولا۔ سوڈا۔ لیمن

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

سُبْحَان اللہ وارے نیارے
اپنے وطن میں سب کچھ ہے پیارے
پُوری۔ سموسے۔ کیک۔ خطائی
انڈوں کا حلوہ۔ جام۔ ملائی
نُور کی صُورت دُودھ کے دھارے
اپنے وطن میں سب کچھ ہے پیارے
اپنے وطن کی بات نرالی
جو بھی کھائی چیز پچالی
کھاتے کھاتے نکلے تارے
اپنے وطن میں سب کچھ ہے پیارے
آؤ۔ آؤ۔ مُرغ پلاؤ!
مُلتنجن۔ ہاتھ بڑھاؤ
زردہ۔ انگوروں کے وہ دیکھ پٹارے
اپنے وطن میں سب کچھ ہے پیارے
حلوے کی ہے بات نرالی
ایک مِنٹ میں تھالی خالی
پیٹ پہ پھیرا ہاتھ۔ پکارے
اپنے وطن میں سب کچھ ہے پیارے
پیٹ میں اب تو درد ہے یارو
درد سے چہرہ زرد ہے یارو
چُورن تھا وہ آیا آڑے
اپنے وطن میں سب کچھ ہے پیارے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

عجائبات کی سرزمین "رالٹورا"

(حاجی غلام محی الدین صاحب صادق)

آؤ بچو آج تمہیں ایک عجیب و غریب شہر کی سیر کرائیں۔ یہ شہر ملک نیوزی لینڈ میں ہے اور اس کا نام "رالٹورا" ہے۔ نیوزی لینڈ حکومت برطانیہ کے ماتحت ہے اور "رالٹورا" کو ایک چھوٹی سی ریاست کی حیثیت حاصل ہے۔ جس میں ایک عورت حکومت کرتی ہے۔ اس شہر کا رقبہ چند مربع میل سے زیادہ نہیں اور یہاں کی آبادی چھ سات ہزار کے قریب ہے۔ جو باقی ملک کے لوگوں سے بالکل مختلف ہے۔ یہ لوگ اس ملک کے اصلی باشندے ہیں۔ جو موریز کہلاتے ہیں۔ لفظ "موری" غالباً آریہ سے بگڑا ہوا ہے کیونکہ وہ لوگ اپنے آپ کو قدیم آریہ قوم کی نسل بتاتے ہیں۔ جو ایران سے نکل کر ہندوستان میں آئے۔ اور ہندوستان سے کشتیوں اور جہازوں کے ذریعے نیوزی لینڈ پہنچے۔ اور اس ملک کو آباد کیا۔ جب انگریزوں نے اس ملک کو دریافت کیا تو "موری" قوم نے اپنی آزادی برقرار رکھنے کے لئے انگریزوں سے بہت سی لڑائیاں لڑیں۔ اور آخر کار انگریزوں کا ملک پر قبضہ ہو گیا۔ لیکن رالٹورا کو ایک چھوٹی سی ریاست کی حیثیت حاصل ہو گئی۔

اس چھوٹے سے شہر میں موری قوم اپنی پرانی تہذیب اور رسم و رواج کے ساتھ رہتی ہے۔ موری لوگ ہندوستان کے باشندوں سے بہت مشابہت

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

رکھتے ہیں ان کا رنگ گندمی اور جسم توانا ہیں۔ مذہب بت پرستی ہے۔ سیدھے سادے لکڑی کے مکانوں میں رہتے ہیں۔ جن کے دروازہ پر طرح طرح کے دیوتاؤں کی مورتیاں بنی ہیں۔ اپنے جسم پر عجیب وغریب نقش ونگار مختلف رنگوں میں بنائے رکھتے ہیں۔ ان کا لباس بھی عجیب ہے ایک خاص قسم کے گھاس سے یہ لباس تیار ہوتا ہے جو جسم کو پوری طرح نہیں ڈھانپ سکتا اور مرد عورت تقریباً عریانی کی سی حالت میں رہتے ہیں۔ عبادت کے وقت تمام مرد عورت مل کر مندر میں جاتے ہیں۔ اور دیوتاؤں کے سامنے گا ناچ کر عبادت کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ یہاں کی زمین بھی بہت سے عجائبات اپنے اندر رکھتی ہے۔ بعض جگہوں سے بھاپ نکل رہی ہے کہیں گرم پانی کے چشمے ہیں۔ کہیں ٹھنڈے پانی کے چشمے ہیں۔ کسی جگہ دلدل ہے۔ جو اُبل رہی ہے۔ بھاپ بعض جگہ فوارے کی صورت میں بڑے زور شور سے زمین سے نکلتی ہے اور کئی فٹ کی اونچائی تک چلی گئی ہے بعض جگہ سے دودھیا قسم کے دھوئیں کی صورت میں بھاپ نکلتی ہے ان جگہوں کو کھود کر ان سے قدرتی چولہوں کا کام لیا جاتا ہے یہ لوگ اپنی ہنڈیوں میں آلو۔ گوبھی اور دیگر سبزیاں ڈال کر ان چولہوں میں رکھ جاتے ہیں چند منٹ کے بعد سبزی یا گوشت پک کر تیار ہو جاتا ہے جس پر نمک چھڑک کر کھا لیتے ہیں۔ گرم پانی کے چشموں سے بھی خوب کام لیا جاتا ہے۔ رومال یا کپڑے میں چاول ڈال کر پانچ منٹ تک رومال چشمے کے اندر رکھتے ہیں اور چاول ابل کر کھانے کے لائق ہو جاتے ہیں۔ جہاں بھاپ زیادہ زور سے نہیں نکلتی وہاں نل لگا کر بھاپ گھروں میں پہنچا دی گئی ہے جس سے ان کے سیدھے سادے گھر سردیوں میں گرم رہتے ہیں۔ "موری" لوگ بے حد شریف اور مہمان نواز ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ اپنے آباؤ اجداد کا تعلق ہندو پاکستان سے سمجھتے ہیں۔ اس لئے پاکستان کے باشندوں سے بڑی محبت اور عقیدت سے ملتے ہیں۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

مشرقی افریقہ سے تشحیذ کے بچوں کے نام

ایک خط

تشحیذی بچو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے یہ دیکھ کر نہایت خوشی محسوس ہوتی ہے کہ ہمارا رسالہ تشحیذ الاذہان دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ "تشحیذ الاذہان" کو پڑھ کر مجھے بہت مسرت ہوتی ہے میں آپ کو اس کی کامیابی اور اس کے اعلیٰ اور دلچسپ مضامین پر مبارک دیتا ہوں۔

میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ اس رسالہ کے لئے چند خریدار بھی دوں گا میں آپ کو کچھ اپنے متعلق بتانا چاہتا ہوں۔ میرا نام سید منصور احمد شاہ بن سید محمد اقبال شاہ صاحب ہے۔ پہلے میں اطفال الاحمدیہ کا تین سال سیکرٹری رہا۔ اور اب احمدیہ چلڈرن لائبریری کا دو سال سے سیکرٹری ہوں۔

یہ لائبریری ۱۹۵۳ء میں شروع کی گئی تھی۔ لیکن ابھی دس مہینے ہی چلی تھی کہ چند وجوہات کی بنا پر بند کر دی گئی۔ یکم جون ۱۹۵۶ء تک یہ لائبریری بند رہی۔ ۲ر جون ۱۹۵۷ء کو لائبریری میں ۵۵۰ کتابیں اور تقریباً ۳۰۰ ممبر تھے۔ ہماری لائبریری مسجد احمدیہ نیروبی میں ہے۔ اس کے لئے نئے ممبر اور نئی کتابیں ڈھونڈتے رہتے ہیں۔

پاکستان میں تو سالانہ امتحان ماہ مارچ۔ اپریل یا مئی میں ہوتا ہے لیکن یہاں ماہ نومبر یا دسمبر میں ہوتا ہے۔ ہماری لائبریری کی طرف سے پچاس ۵۰ طلباء نے امتحان دیا۔ اٹھتالیس ۴۸ طلباء نے اس امتحان میں نمایاں

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کامیابی حاصل کی۔ اسلام کی پہلی، دوسری، تیسری اور چوتھی کتابوں کے سیٹ کا امتحان ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ قرآن مجید کا درس بھی ہوتا ہے۔ لائبریری کی فٹ بال، کرکٹ، ہاکی اور والی بال کی اپنی ٹیمیں ہیں۔

اگرچہ لائبریری کا اکثر حصہ اطفال الاحمدیہ کا ہے۔ پھر بھی اس کے چند ممبران خدام الاحمدیہ اور دو یا تین ناصرات کے بھی ہیں۔ عید الفطر پر کھیلیں کھیلی گئی تھیں۔ جلسہ مصلح موعود، جلسہ الوصیت اور عید الضحیٰ پر نہایت اعلیٰ پروگرام پیش کیا گیا۔ ہر ایک بچے نے اپنا حصہ یاد کیا ہوا تھا اور وہ حصہ حاضرین مجلس کو سنانا تھا۔ ہماری ایک خاص یونیفارم ہے۔ جو خاص خاص موقعوں پر پہنتے ہیں۔ اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ نے کئی دفعہ وقار عمل کئے ہیں۔

اسی سال ہم نے ایک برانچ کسومو (جو کہ نیروبی سے تقریباً ۲۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے) میں بھی کھولی۔ ہمارا یہ پروگرام ہے کہ ہم تمام مشرقی افریقہ میں اپنی برانچیں کھول لیں۔ ہر برانچ ایک دوسرے کی مدد کرے گی۔ اس کے لئے مناسب کام کیا جا رہا ہے۔ کسومو برانچ میں ایک سو کتابیں ہیں اور ۱۵ ممبر ہیں۔

اس وقت ہماری لائبریری کے ۵۰ ممبر اور تقریباً ۱۲۰۰ کتابیں ہیں۔ ان میں سے ۷۰۰ کتابیں انگریزی کی اور ۵۰۰ کتابیں اردو کی ہیں۔

ایک اردو کا اخبار۔ "اخبار احمدیہ" شائع ہوتا ہے (جو دوست اس اخبار کو دیکھنا چاہیں تو وہ ایڈیٹر صاحب سے منگوا سکتے ہیں۔ اس اخبار کی تقریباً ۲۰۰ کاپیاں چھپتی ہیں۔ تشحیذی بچوں سے درخواست ہے کہ اس لائبریری کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

میرا پتہ ہے:۔ سید منصور احمد شاہ سیکرٹری احمدیہ چلڈرن لائبریری پوسٹ بکس ۵۵۴ نیروبی

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

پانچ عجیب و غریب کہانیاں بقیہ صفحہ

اب چاروں نوجوانوں میں سے ایک نے اپنی کہانی شروع کی ——

"میری پیدائش سے قبل میری والدہ نے ایک دن میرے والد سے گھر کے سامنے والے درخت سے بیر توڑلانے کو کہا۔ مگر میرے والد نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ درخت بہت اونچا ہے۔ اور وہ اس پر چڑھ نہیں سکتے۔ تب میری والدہ نے میرے چھوٹے بھائیوں سے کہا لیکن ان لوگوں نے بھی وہی جواب دیا۔ جو میرے والد نے دیا تھا۔ میں اپنی والدہ کو مایوس ہوتا نہ دیکھ سکا۔ اس لئے جب کوئی مجھے دیکھ نہیں رہا تھا۔ میں خود ہی دوڑا گیا۔ اور درخت پر چڑھ کر بیر توڑ لایا۔ اور لاکر کھانے کی میز پر رکھ دیئے کسی نے نہیں جانا کہ بیر کہاں سے آئے لیکن میری والدہ بہت خوش ہوئیں۔"

نوجوان نے اپنی کہانی ختم کرنے کے بعد مسافر کی طرف دیکھا کہ وہ کہانی کی سچائی پر شبہ ظاہر کرے گا۔ لیکن مسافر نے صرف اپنا سر ہلا دیا گویا اسے کہانی پر یقین ہے۔ باقی تین نوجوانوں نے بھی اپنا سر ہلایا کہ کہانی سچی ہے اس لئے اب دوسرے نوجوان کی باری تھی۔ اس نے کہنا شروع کیا ——

"جب میری عمر ایک ہفتہ کی ہوئی تو میں ایک دن سیر کرنے جنگل کی طرف چل پڑا۔ راستہ میں میں نے ایک بہت بڑا کھجور کا درخت دیکھا۔ جس میں بے شمار پکے ہوئے کھجور لگے ہوئے تھے۔ میں بہت بھوکا تھا۔ میں درخت پر چڑھ گیا۔ اور کھجور کھانے شروع کئے یہاں تک کہ میں نے درخت کے تمام کھجور کھا ڈالے۔ اب میرا پیٹ اتنا پھول گیا اور میں اس قدر وزنی ہو گیا۔ کہ میرے لئے نیچے اترنا مشکل ہو گیا۔ اچانک میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی۔ میں فوراً دوڑا ہوا گاؤں میں گیا اور ایک سیڑھی لے آیا۔ میں نے سیڑھی درخت سے لگائی اور نیچے اتر آیا۔ اگر مجھے سیڑھی نہ ملی ہوتی تو میں ابھی تک کھجور کے درخت پر ہی ہوتا!"

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

نوجوان کو امید تھی کہ مسافر اس کہانی کی سچائی پر ضرور شبہ کرے گا۔ لیکن انہیں مایوسی ہوئی کیونکہ مسافر نے اقرار میں سر ہلایا کہ اسے کہانی پر یقین ہے۔ باقی تین نوجوانوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ اب تیسرے کی باری تھی ــــ اس نے کہا:۔

"یہ اس وقت کی بات ہے۔ جب میری عمر ایک سال کی تھی۔ ایک دن میں نے ایک خرگوش کو لمبی لمبی گھاس پر آہستہ آہستہ دوڑتے دیکھا۔ میں نے اس کا پیچھا کیا۔ جب میں اس سے آگے بڑھ گیا تو مجھے پتہ چلا کہ جس کا میں پیچھا کر رہا ہوں۔ حقیقت میں وہ شیر ہے۔ شیر نے مجھے نگل جانے کے لئے اپنا منہ کھولا۔ میں نے اس سے کہا تو بڑا دغا باز ہے۔ میں نے تو ایک خرگوش سمجھ کر تیرا پیچھا کیا تھا۔ اور تو مجھے کھانا چاہتا ہے۔ یہ سراسر بے انصافی ہے۔ لیکن اس نے میری بات کی پرواہ نہ کی۔ اور مجھے نگلنے کے لئے بڑھا میں نے اس کی شرارت سے بیزار ہو کر بائیں ہاتھ سے اس کی گردن پکڑی اور اسے دو ٹکڑوں میں چیر کر پھینک دیا۔"

نوجوان نے انتظار کیا۔ کہ مسافر اس کہانی پر احتجاج کرے گا۔ لیکن اس نے صرف اقرار میں اپنا سر ہلا دیا۔ اس لئے اب چوتھے نوجوان نے اپنی کہانی شروع کی ــــ

"گزشتہ سال میں ایک کشتی پر مچھلی کا شکار کرنے کے لئے چلا۔ لیکن بہت کوشش کے بعد بھی مچھلی نہ پکڑ سکا۔ میں نے دوسرے ماہی گیروں سے دریافت کیا تو ان لوگوں نے بھی حیرت کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ ہم بھی اسی فکر میں ہیں۔ لیکن کچھ پتہ نہیں چلتا کہ آخر مچھلی کیوں نہیں ہاتھ آ رہی۔ تب میں نے طے کیا کہ دریا کی تہہ میں جا کر دیکھوں آخر بات کیا ہے۔ میں نے اپنی

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کشتی سے غوطہ لگایا۔ تین دن کے بعد میں دریا کی تہہ میں پہنچا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک پہاڑ اتنی بڑی مچھلی چھوٹی مچھلیوں کو نگل رہی ہے میں نے ایک ہی گھونسہ میں مچھلی کا کام تمام کر دیا۔ پھر میں نے بھوک محسوس کی۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ مچھلی کو بھون کر کھا جاؤں۔ میں نے وہیں پر آگ جلائی اور مچھلی کو بھوننے کے بعد اسے چٹ کر گیا۔ پھر میں اوپر آیا اور اپنی کشتی پر سوار ہو کر گھر واپس چلا گیا"۔ نوجوان نے کہانی ختم کر کے مسافر کی طرف یہ سوچتے ہوئے دیکھا کہ یا تو وہ خوب ہنسے گا یا چلائے گا۔ کہ یہ ناممکن ہے۔ لیکن مسافر نے صرف اقرار میں اپنا سر ہلا دیا۔ اب مسافر کی باری تھی۔ اس نے کہنا شروع کیا:۔

"چند سال پہلے کی بات ہے۔ میرا ایک کھیت تھا۔ کھیت میں ایک درخت تھا۔ جو دوسرے درختوں سے مختلف تھا۔ اس کی چار شاخیں تھیں۔ مگر پتیاں ایک پر بھی نہیں تھیں۔ ہر شاخ میں صرف ایک پھل لگا ہوا تھا۔ جب پھل پک چکے تو میں نے چاروں کو توڑ لیا۔ میں نے پھلوں کو کاٹا تو ہر ایک پھل میں سے ایک ایک نوجوان کود کر باہر نکل پڑا۔ چونکہ وہ میرے درخت کے پھل میں سے نکلے تھے۔ اس لئے قدرتی طور پر میرے غلام تھے۔ میں نے چاروں کو اپنے کھیت میں کام پر لگا دیا۔ مگر چونکہ وہ سست اور کاہل تھے۔ اس لئے کام سے زیادہ تر ادھر ادھر بیٹھ کر کہانیاں کہنا زیادہ پسند کرتے تھے۔ وہ ایک ہفتہ کے بعد بھاگ گئے۔ اس وقت سے میں ان چاروں کی تلاش میں دیش دیش کا سفر کر رہا ہوں۔ میری خوش قسمتی ہے کہ میں نے ان چاروں کو آج اس سرائے میں پا لیا۔ نوجوانو! تم لوگ جانتے ہو کہ تم میرے بھاگے ہوئے غلام ہو۔ میرے ساتھ میرے کھیت پر واپس چلو۔ اور مجھے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

زیادہ پریشان نہ کرو۔"

اب تو چاروں نوجوان مصیبت میں پڑ گئے۔ اگر وہ لوگ کہتے کہ مسافر کی کہانی درست ہے تو ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ لوگ اس کے بھاگے ہوئے غلام ہیں۔ اور اگر وہ لوگ کہتے ہیں کہانی جھوٹی ہے۔ تو وہ لوگ مقابلہ ہار جاتے اور اس طرح بھی انہیں مسافر کا غلام بننا پڑتا ہے۔ اسلئے چاروں نوجوان خاموش رہے۔

بحیثیت جج کے سردار نے نوجوانوں سے پوچھا کہ تم نے کہانی پہ یقین کیا۔ مگر وہ خاموش رہے۔ اور اس طرح سردار نے تین بار پوچھ کر مسافر کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ اور مسافر ان کے کپڑوں کی گٹھری بنا کر چلتا بنا ——

(ترجمہ)

کامیابی اور تشحیذ کی اعانت

خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی کلاس میں چوتھی پوزیشن سے پاس کیا ہے۔ اور اب پانچویں میں ہوں۔ میرا چھوٹا بھائی لمعات احمد ۵۹/۱۰۰ نمبر لیکر اوّل آیا ہے۔ اور سب سے چھوٹا بھائی اکرام احمد تیسری پوزیشن سے پاس ہوا ہے اسنے ۵۵/۱۰۰ نمبر حاصل کئے۔ الحمد للہ۔ اسی طرح میری بڑی ہمشیرہ محترمہ امۃ الکریم صاحبہ جس نے پچھلے سال ادیب فاضل کا امتحان ۳۱۷ نمبر حاصل کر کے پاس کیا تھا۔ اس سال میٹریکولیشن کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے امتیازی حیثیت سے پاس کیا الحمد للہ۔

اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے ارسال خدمت ہیں۔ کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے رسالہ جاری کر دیا جائے۔

قارئین دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مزید کامیابیاں عطا فرماوے۔

حسنات احمد ابن مرزا برکت علی صاحب آف آباد ان ریزیڈنٹ انجینئر العثمانیۃ العراق

نوٹ:۔ دیگر تشحیذی بچوں کو بھی چاہیئے کہ جب انہیں کوئی کامیابی حاصل ہو تو وہ اس خوشی میں تشحیذ کی اعانت کیا کریں۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

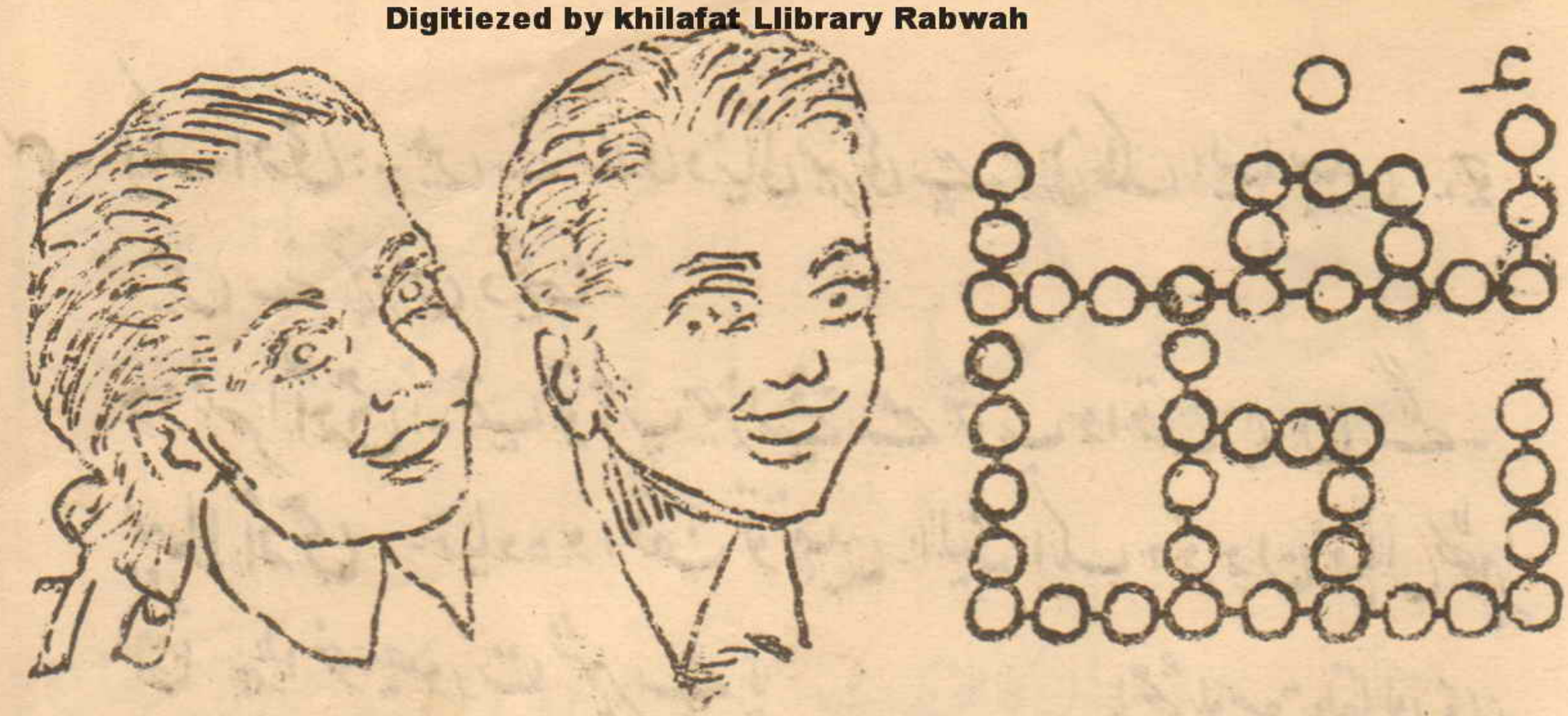

۱۔ شاہد (داؤد سے) سناؤ بھئی داؤد! کیا حال ہے۔ آج کل کہاں رہتے ہو؟

داؤد:۔ اچھا حال ہے۔ مسجد کے سامنے رہتا ہوں۔

شاہد:۔ یہ مسجد کہاں ہے؟

داؤد:۔ میرے گھر کے سامنے!

شاہد:۔ (سٹپٹا کر) مسجد اور تمہارا گھر دونوں کہاں ہیں؟

داؤد:۔ (سنجیدگی سے) آمنے سامنے!!

(غیاث الدین ربوہ)

۲۔ ابّا:۔ ننھے! بتاؤ تسلّی بخش کسے کہتے ہیں۔

ننھا:۔ الٰہی بخش کے چھوٹے بھائی کو ابا جان!

(بشریٰ سلطانہ بیگم ربوہ)

۳۔ چھوٹے چھوٹے دو بہن بھائی سیر کے لئے جا رہے تھے۔ کہ راستے میں انہیں ایک گول پتھر ملا۔ بھائی کہنے لگا۔ باجی! آؤ یہ پتھر لے چلیں۔ اسے ہم اپنے مکان کی چھت پر لو دیں گے۔ پھر وہاں ایک بڑی سی پہاڑی اُگ آئے گی۔ باجی معصومیت سے کہنے لگیں "جب بہت سے لوگ پہاڑی پر چڑھیں گے۔ تو بوجھ سے مکان نہ گر پڑے گا؟"

(اقبال محمود خان ربوہ)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

۴۔ ایک آدمی:۔ میں نے ساری دنیا کی سیر کی ہے۔ کوئی ملک ایسا نہیں جو میں نے نہیں دیکھا۔

دوسرا آدمی:۔ تب تو آپ جغرافیے سے خوب واقف ہوں گے۔

پہلا آدمی:۔ زیادہ واقف تو نہیں۔ البتہ ایک دو دن وہاں ٹھہرا تھا۔ بڑا خوبصورت شہر ہے! (محمد یوسف بقاپوری)

۵۔ امّی:۔ بیٹی! اگر تم کو سڑک پر ایک روپیہ کا نوٹ ملے تو کیا تم اسے رکھ لوگی۔

بیٹی:۔ نہیں امّی جان!

امّی:۔ شاباش ـــــ اچھا بتاؤ تم اس کا کیا کروگی؟

بیٹی:۔ مٹھائی کھالوں گی امّی جان!

(امۃ الکریم بقاپوری)

۶۔ دیہاتی (دوکاندار سے) بھائی کوئی اچھا سا چولہا دکھاؤ۔

دوکاندار:۔ (چالاکی سے) صاحب! یہ چولہا خرید لو۔ اس سے آپ کا آدھا ایندھن بچ جائے گا۔

دیہاتی:۔ تو بھائی! تم مجھے ایسے دو چولہے دے دو۔ تاکہ میرا سارا ایندھن بچ جائے!

(قاضی منیر احمد ربوہ)

۷۔ استاد:۔ (شاگرد سے) استاد کی مار باپ کی مار سے اچھی ہوتی ہے

شاگرد:۔ اسی لئے تو میں سبق یاد نہیں کرتا!

(قانتہ شاہدہ ربوہ)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

حسد

از ملک مبارک احمد صاحب ایڈیٹر ماہنامہ تریاق لاہور

حسد - عربی زبان کا لفظ ہے - اُردو میں اس کے معنی ہیں - جلنا - جلنے والے کو حاسد اور جس پر حسد کیا جائے اسے محسود کہتے ہیں -

یہ کمینی عادت جن تنگ دل لوگوں میں پائی جاتی ہے - وہ چاہتے ہیں کہ ان کے دوسرے ساتھی ترقی نہ کریں ——— حاسد ہمیشہ دوسروں کی خوشحالی کو دیکھ کر جلتا رہتا ہے - اور کسی وقت اسے اطمینان حاصل نہیں ہوتا - وہ اپنی بہتری و بہبودی کے لئے کوشاں ہونے کی بجائے عموماً دوسروں کی تباہی و بربادی کے درپے رہتا ہے - اُسے اپنی حالت سُدھارنے کی اتنی خواہش نہیں ہوتی، جتنا دوسروں کی تباہی و بربادی کا خیال رہتا ہے -

اس طرح ایک تو وہ خود اس کمینی عادت کی بدولت ترقی حاصل نہیں کر سکتا - دُوسرے اوروں کو بھی خدا کی نعمتوں سے محرُوم رکھنے کی کوشش کر کے خدا کی ناراضگی کا مورد بنتا ہے -

یہ جذبہ اس قدر قابل نفرت ہے کہ ہمارے سیّد و مولےٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا - "اے لوگو! تم حسد سے بچو - کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے - جیسے آگ لکڑی کو"

عقلاً بھی ظاہر ہے کہ حسد کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا - اس طرح دوسرے کے مال و دولت اور عزت میں کوئی کمی نہیں آجاتی - بلکہ بعض

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اوقات اللہ تعالےٰ اسے اور زیادہ نعمتوں سے مالا مال کر دیتا ہے۔
اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ :-
"کیا لوگ ان چیزوں پر حسد کرتے ہیں جو خدا نے اپنے فضل سے بعض بندوں کو عطا فرمائی ہیں" یعنی یہ کیسی لغویات ہے کہ اللہ تعالےٰ کسی پر اپنا فضل نازل کرتا ہے اور دوسرا دل ہی دل میں جل بھن کر کباب ہوتا رہتا ہے۔ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "حسد انسان کے دین کی جڑ کاٹ دیتا ہے"۔ یعنی حاسد آدمی بے دین ہو جاتا ہے۔
قرآن مجید میں لکھا ہے کہ حاسد کی شرارتوں سے محفوظ رہنے کیلئے خدا کی پناہ مانگتے رہنا چاہیئے۔

پیغامِ حق

وقت بیکار جو گنوانا ہے — آخرِ کار دُکھ اٹھانا ہے
زندگی کو گذارنے کے لئے — آندھیوں میں بھی مُسکرانا ہے
بہرِ تبلیغ و خدمتِ اسلام — ساری دنیا میں ہمکو جانا ہے
زندگی کی شکستہ راہوں کو — از سرِ نو ہمیں۔ بنانا ہے
نازشِ قوم۔ میرزا محمود — گونجا ہر جا ترا ترانہ ہے
تجھ سا رہبر ہمیں کہیں نہ ملا — چھان مارا سبھی زمانہ ہے
کفر و باطل کا زور توڑنے کو — تیرا ہر لفظ تازیانہ ہے
خواب غفلت سے ہوشیار نجیبؔ
تجھ کو پیغامِ حق سناتا ہے

(میرزا محمد اسمٰعیل نجیبؔ)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ایک لڑکے کی ذہانت

(زاہدہ تسنیم بنت عبدالرحیم صاحب ہوش مارٹن روڈ کراچی)

بغداد میں ایک آدمی رہا کرتا تھا۔ اس کے پاس ایک اونٹ تھا۔ جس پہ مال رکھ کر وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ سامان فروخت کرتا۔ ایک روز اُسے کہیں سے بہت سا شہد مل گیا وہ اونٹ پر لاد کر روانہ ہوا راستہ میں جنگل پڑتا تھا دوپہر کا وقت تھا گرمی کافی تھی۔ تھوڑی دُور ایک ندی تھی اس نے سوچا کہ اس میں نہا کر آگے روانہ ہوں گا۔ اس نے اونٹ کو ایک درخت کے ساتھ باندھ دیا۔ اور خود نہانے لگا۔ اونٹ کی رسی کمزور تھی وہ ایک ہی جھٹکے سے ٹوٹ گئی اور اونٹ بھاگ گیا۔ اونٹ کا مالک جب نہا کر باہر نکلا تو اونٹ غائب تھا بہت پریشان ہوا۔ اتنے میں ایک لڑکا آتا ہوا دکھائی دیا۔ اس نے لڑکے سے پوچھا کیا تم نے کوئی اونٹ ادھر جاتا دیکھا ہے۔ لڑکے نے فوراً جواب دیا تمہارا اونٹ کانا ہے؟ ابھی اونٹ والا جواب دینے بھی نہ پایا تھا۔ کہ لڑکے نے پھر سوال کیا کہ کیا اس کے سامنے کے دو دانت ٹوٹے ہوئے ہیں؟ وہ اس کا بھی جواب دینے نہ پایا تھا کہ لڑکے نے پھر پوچھا کہ کیا اس پر شہد رکھا ہوا تھا؟ اونٹ والے نے کہا ہاں ہاں یہ تینوں باتیں درست ہیں۔ لڑکے نے جواب دیا۔ تھوڑی دُور تک تو وہ اسی راستے گیا تھا۔ پھر معلوم نہیں کہاں چلا گیا۔ اونٹ والے نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو۔ سچ بتاؤ ورنہ میں تمہیں پکڑ کر قاضی کے پاس لئے چلتا ہوں۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اس روز جنگل میں بادشاہ شکار کھیلنے آیا ہوا تھا۔ اس نے جو دیکھا کہ ایک آدمی لڑکے کو زبردستی پکڑ کر لئے جا رہا ہے۔ تو اس نے اس کی وجہ پوچھی اونٹ والا بادشاہ کو پہچانتا تھا۔ اس نے ادب سے جھک کر سلام کیا۔ اور سارا ماجرا کہہ سنایا بادشاہ نے لڑکے سے پوچھا کہ اگر تم نے اونٹ نہیں دیکھا۔ تو تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ وہ کانا تھا۔ اس کے سامنے کے دو دانت ٹوٹے ہوئے ہیں اور اس پر شہد لدا ہوا ہے۔ لڑکے نے جواب دیا کہ جب میں اس رستے سے گزرا تو میں نے دیکھا کہ دو طرفہ جھاڑی میں سے ایک طرف کی جھاڑی کھائی ہوئی تھیں۔ اور دوسری طرف سے ہری تھی۔ میں نے سوچا کہ اونٹ کانا ہوگا۔ اور جو پتیاں کھائی ہوئی تھیں ان میں بیچ کی پتیاں سالم تھیں۔ میں نے سوچا کہ سامنے کے دو دانت ٹوٹے ہوئے ہوں گے۔ پھر میں نے دیکھا کہ راستے میں جگہ جگہ مکھیاں بھنبھنا رہی تھیں۔ میں نے خیال کیا کہ اس پر شہد ہوگا۔ جب لڑکے کی گفتگو ختم ہوئی تو اس وقت اونٹ بھی چرتا چراتا وہاں آ نکلا۔ اونٹ والے نے اپنا اونٹ پکڑ لیا۔ اور لڑکے سے معافی مانگی۔ بادشاہ لڑکے کی ذہانت پر بہت خوش ہوا۔ اور اس نے اسے انعام دیا۔

ایک خط

میں رسالہ کو بہت ہی شوق سے پڑھتا ہوں۔ یہ دن دُوگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ اس میں نصیحت آموز کہانیاں ہوتی ہیں۔ جو بچوں کے لئے بہت ہی مفید ہیں۔ امید ہے کہ آپ رسالہ کو اس سے بھی بڑھ کر دلچسپ بنانے کی کوشش کریں گے۔ ستمبر کے شمارہ میں برما کی تجارت بہت اچھی کہانی ہے۔ (منیر الحق شاہد)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

توبہ

(لطف الرحمٰن ناز ۔ ربوہ)

خطا تم سے ہو جائے تم مان لو
یہ فرض اپنا اے بچو! تم جان لو

جو مانے خطا کو سزا سے بچے
جو منکر ہو اپنی سزا خود ہی لے

یہی حکم آیا ہے قرآن میں
یہ خوبی ہے گویا کہ انسان میں

خطا ہو خدا کے جھکو روبرو
دو عالم میں پھر تم رہو سرخرو

جو اپنی خطا کا کرے اعتراف
وہ کر لے گا خود کو گناہوں سے صاف

خطاکار کو ملنا ہو گر عذاب
بجھا دے گا آتش ندامت کا آب

خطاؤں کا پُتلا ہے انسان بھی
ہے رکھتا خدائے مہربان بھی

علیم و خبیر و کریم و رحیم
خطاؤں پہ بندے کے از حد حلیم

وہ جانے ہے بندہ ہے از حد ضعیف
خطا کر کے ہوتا ہے کیوں وہ خفیف

خدایا ہمیں اس کی توفیق دے
کہ دائم رہیں نیک بندے ترے

تیرے فضل پہ ہم کو ہر دم ہے ناز
تو آقا ہمارا اور ہم ہیں ایاز

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

پہیلیاں

بائیں ہاتھ کا کھیل

(سلیمان مسعود)

اب تو ماشاءاللہ تشحیذی بچوں کے لئے پہیلیاں حل کر دکھانا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ ذرا یہ پہیلیاں بھی حل کیجئے۔ دیکھیں ذہانت آپ کی۔

(۱)

"بارود" میں ہے نصف نام — اور نصف ہے گویا کہ "آم"
اللہ کی بستی ہے وطن — پھولا پھلا واں صبح و شام
مانیں تمہیں ہم آدمی — پہچان لو گر اس کا نام

(۲)

سر پہ ہے اس کے آگ کا گولہ — پاؤں میں اس کے چھاگل ہے
کھڑا ہوا ہے اکڑ کے سیدھا — جسم میں اتنا کس بل ہے
گڑ گڑ، گڑ گڑ کیوں نہ ہو جبکہ — پیٹ میں اس کے جل تھل ہے

(۳)

ہوا میں اڑ نہیں سکتی ذرا بھی — زمیں پر چل نہیں سکتی کبھی بھی
مگر پھرتیلی اتنی ہے کہ توبہ — پڑی پھرتی ہے ہر دم بے محابہ
ہے زندۂ جان ہے اس میں بلا کی — نہیں محتاج لیکن وہ ہوا کی
نرالا اس کا ہے دستور یکسر — بڑی چھوٹی کو کھا جاتی ہے اکثر
سنہری، سرمئی یا نقرئی ہے — بجا ہے گر کہوں وہ اک پری ہے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

آپ پہلے ہی جانتے ہیں

آپ پہلے ہی جانتے ہیں کہ گذشتہ پرچے کی پہیلیوں کے جواب کیا ہیں۔ کیونکہ آپ میں سے اکثر نے انہیں بوجھ لیا ہے۔ پھر بھی آپ کی تسلی کے لئے ہم صحیح جواب نیچے لکھے دیتے ہیں۔ پڑھیں اور اپنی کامیابی پر خوش ہوں:۔

پہلی پہیلی کا جواب (جگنو)

دوسری پہیلی کا جواب (ریڈیو)

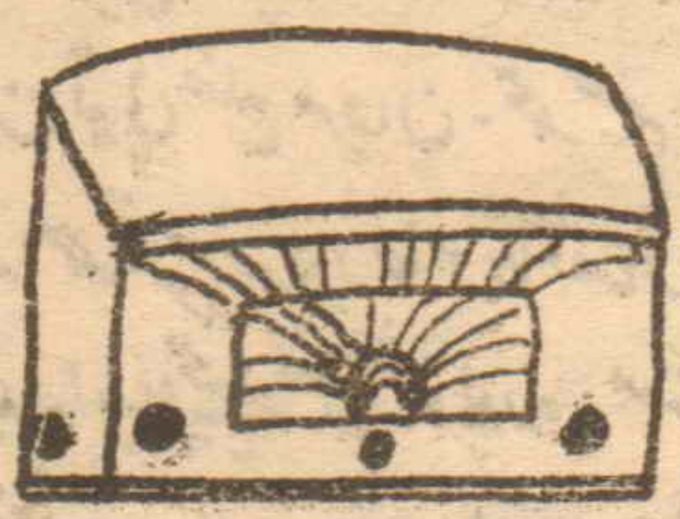

تیسری پہیلی کا جواب (مُولی)

نوٹ:۔ بعض حالات کی بنا پر یہ پرچہ اصل ضخامت سے کم شائع ہو رہا ہے کسی اور پرچہ میں اس کی تلافی کر دی جائے گی۔

(مینیجر)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کوئی ہے شمار ان کا

اس مرتبہ بچوں نے پہیلیاں بوجھنے میں کمال ہی کر دکھایا۔ ماشاء اللہ ایسے بچوں کی پوری فوج کی فوج ہے جن کے تینوں پہیلیوں کے جواب درست ہیں۔ اگر بچوں نے یہ پہیلیاں خود حل کی ہیں تو بہت خوشی کی بات ہے۔ لیکن اگر دوسروں سے پوچھ کر جواب لکھ بھیجے ہیں تو یہ بات ٹھیک نہیں اس کا تو یہ مطلب ہوگا۔ کہ ایسے نقال بچوں کے ذہن میں حِس بھرا ہوا ہے۔ خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔ دیکھو بھئی خواہ ایک پہیلی کا جواب صحیح ہو مگر بوجھیں آپ خود۔ اگر کہیں بھانڈا پھوٹ گیا کہ آپ ایک دوسرے سے پوچھ کر جواب لکھتے ہیں تو پھر ہمیں یہ سلسلہ بند کرنا پڑے گا۔ نقل کرنا بہت بڑا جرم ہے اور نقل کرنے والا مجرم۔

تینوں پہیلیوں کا صحیح حل بتانے والے: آمنہ صفیہ بیگم قادیان۔ نورالدین غالب، شاہدہ خاتون عابدہ خاتون اور بشریٰ بیگم کلکتہ۔ صلاح الدین ایوبی، سید بشارت احمد، امتہ الکریم بقاپوری فرید فرحت، مسرت اسلام اور بشریٰ شاہین کراچی۔ محمد احمد کوئٹہ، مرزا محمد اکرام چمن۔ مبشر احمد فورٹ سنڈیمن۔ سیدہ امتہ الرشید اور سیدہ امتہ الکریم مستونگ۔ فیض محمد خاں اور شیر علی خان۔ بشارت ٹوپی ضلع مردان۔ محمد حلیم مردان۔ سید ناصر احمد چکلالہ۔ خالد محمود راولپنڈی۔ محمد احمد ناصر اور محمد احمد قمر میرپور خاص، افضال احمد منیر ڈگری۔ بشریٰ یاسمین لاہور۔ راحیل نغمی سانگلہ ہل۔ محمد امجد راہد بچیکے ضلع شیخوپورہ۔ مبشر احمد وزیر آباد۔ محمد احمد ناصر اور محمد شریف بدوملہی۔ امتہ المالک فرخ منٹگمری۔ ناصر احمد صدیقی اور شریف احمد میانی ضلع سرگودہا۔ عبدالکریم بیدیانوالہ ضلع لائلپور عبدالحمید شاہ گوکھووال ضلع لائلپور۔ مرزا محمد لقمان۔ محمد اکرام۔ محمد اسحاق طارق۔ منیر الدین شمس۔ عبدالکریم جاوید، منیر الحق شاہد، محمد اسمٰعیل خان، رضی اللہ شاہد، صفی اللہ صادق۔ ذبیح اللہ عاصم۔ عزیز اللہ، مبشر احمد وسیم۔ ارشد احمد، مبارک احمد شاہد، کرشن جمال احمد، امتہ الشکور کشور، ممتاز بیگم۔ امتہ النور، قانتہ شاہدہ، عر مبارکہ صدیقہ۔ غیاث الدین، فلاح الدین، زینت سمیع اور شجاع الدین ربوہ، صادق احمد، دریا خان مری۔ شمع راٹھور سیالکوٹ، بشریٰ شاہین ملتان چھاؤنی

دو پہیلیوں کا صحیح حل بتانے والے: رضیہ بیگم قادیان۔ شمیم احمد اور فوزیہ سلطانہ کراچی۔ شاہد احمد سعدی اور مودودہ طلعت راولپنڈی، طاہر عمر گجرات۔ ملک مسعود احمد ربوہ

ایک پہیلی کا صحیح حل بتانے والے: عبدالمجید امجد راولپنڈی۔ مقصود احمد پھلور ضلع سیالکوٹ، عبدالعزیز خاں اور عبدالستار خاں خوشاب۔ پرویز احمد،

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

جوابات

ستمبر کے تشحیذ میں "مودود احمد خان صاحب" کے بھجوائے ہوئے آٹھ سوالوں کے جوابات مطلوب تھے۔ صحیح جوابات اور اُن بھائی بہنوں کے نام جنہوں نے ہمیں جوابات بھجوائے ہیں۔ درج ذیل ہیں۔

۱۔ قادیان کی مسجد اقصیٰ کے شمال مشرقی گوشے میں!

۲۔ آپؑ کا لباس ہمیشہ پرانی ہندوستانی وضع کا ہوتا تھا۔ عموماً بند گلے کا کوٹ یا جبّہ، دیسی طرز کا کرتہ یا قمیص، معروف شرعی ساخت کا پاجامہ (جو آخری عمر میں عموماً گرم ہوتا تھا) دیسی جوتا اور سفید ململ کی پگڑی جس کے نیچے عموماً نرم قسم کی رومی ٹوپی ہوتی تھی۔ پہنا کرتے تھے۔

۳۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے!

۴۔ حضرت اماں جیؓ (حرم حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ) نے!

۵۔ "درثمین" حضرت مسیح موعودؑ کی نظموں کا وہ مجموعہ ہے۔ جو آپؑ کی وفات کے بعد آپ کی مختلف تصنیفات سے نظمیں لے کر الگ کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔ یہ اُردو، عربی اور فارسی تینوں زبانوں میں ہے۔

۶۔ پاکستان میں۔

۷۔ (۱) دارالبرکات (۲) دارالعلوم (۳) دارالرحمت (۴) دارالشکر (۵) دارالانوار (۶) دارالفضل۔

۸۔ ہاں! (۱) آپ کی ادارت میں اوائل ۱۹۰۶ء میں تشحیذ الاذہان جاری ہوا (۲) الفضل ۱۹ جون ۱۹۱۳ء کو شروع ہوا آپ ایڈیٹر تھے۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

جوابات بھجوانے والے بھائی

فلاح الدین شمس، عبدالحلیم طاہر، مرزا محمد لقمان مبارک احمد شاہد، صفی اللہ صادق، اقبال محمود خان عبدالکریم جاوید، مرزا مظہر احمد، غیاث الدین، اور شجاع الدین ربوہ ـــــ آصف جمیل شاہد احمد سعدی اور عبدالمجید امجد راولپنڈی ـــ محمد احمد قمر اور محمود احمد ناصر میرپور خاص مقصود احمد پھلورہ، مبشر احمد اور سعید احمد انور سیالکوٹ۔ ناصر احمد صدیقی میانی۔ صادق احمد دریا خاں مری محمد ساجد شاہجہانپور۔ محمد احمد کوئٹہ۔ مرزا محمد اکرام چمن۔ زین العابدین انور اور جلال الدین احمد مالاباری قادیان۔

جوابات بھجوانے والی بہنیں

سیدہ مریم حناء، قانتہ شاہدہ، نفیسہ طلعت، امتہ الشکور کشور، امتہ الحی بیگم، بشریٰ سلطانہ بیگم سعیدہ نسرین اور مریم صدیقہ چوہدری ربوہ، مودودہ طلعت راولپنڈی۔ طاہرہ بیگم ساتگھرہ، بشریٰ شاھین اور امتہ الکریم کراچی۔ مسعودہ سلطانہ بیگم اور امتہ اللطیف نصرت قادیان شمع راٹھور سیالکوٹ، رشیدہ بیگم ہلال پور ضلع سرگودہا۔ بشریٰ شاہین ملتان چھاؤنی

ـــ اگر رسالہ بیس تاریخ تک نہ ملے تو فوراً اطلاع دیجئے۔ دیر سے اطلاع ملنے پر رسالہ نہ بھیجا جا سکے گا۔

ـــ خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور لکھا کریں۔

ـــ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ نے اس وقت تک تشحیذ کے کتنے مزید خریدار بنائے ہیں۔

(منیجر)

مضمون نگار بچوں کیلئے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

۱۔ اچھی اچھی مفید اور سبق آموز کہانیاں آسان اور دلچسپ نظمیں۔ مضامین۔ لطیفے۔ اور پہیلیاں اپنے پیارے رسالہ تشحیذ کے لئے لکھنے کی کوشش کیا کرو۔

۲۔ جو کچھ لکھا کرو۔ اسے ہر ماہ کی یکم تاریخ تک ضرور ایڈیٹر تشحیذ کے نام بھیج دیا کرو۔

۳۔ ایک ہی ورق پر لطیفے، پہیلیاں اور کہانیاں نہ لکھ دیا کرو۔ بلکہ الگ الگ کاغذ پر خوشخط الفاظ میں لکھا کرو۔ اور کاغذ کا آدھا حصہ چھوڑ کر لکھا کرو۔ تاکہ پڑھنے میں اور اصلاح کرنے میں آسانی رہے۔

۴۔ اپنے دوستوں، عزیزوں اور بزرگوں کو بھی تحریک کرو کہ وہ بھی تمہارے رسالہ کے خریدار بنیں۔ اور اس کے لئے مضامین لکھا کریں۔

۵۔ تشحیذ تمہارا اپنا رسالہ ہے۔ اسے دلچسپ بنانا تمہارا فرض ہے۔

اگر کوئی چیز کسی کتاب رسالہ یا اخبار سے نقل کرکے بھیجو تو اس کا حوالہ ضرور دو۔

دعا

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

رقم فرمودہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مرے مولیٰ مری یہ اک دعا ہے
وہ دے مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے

مری اولاد جو تیری عطا ہے
تری قدرت کے آگے رُک گیا ہے

عجب محسن ہے تو بحرا لایادی
نجات ان کو عطا کر گندگی سے

رہیں خوشحال اور فرخندگی سے
وہ ہوں میری طرح دیں کے منادی

دعا کرتا ہوں اے میرے یگانہ
نہ چھوڑیں وہ ترا یہ آستانہ

یہی اُمید ہے اے میرے ہادی
نہ دیکھیں وہ زمانہ بے کسی کا

یہ ہوں میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا
بشارت تو نے پہلے سے سنا دی

تری درگاہ میں عجز و بکا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے

ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

برات ان کو عطا کر بندگی سے
بچانا اے خدا بد زندگی سے

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

نہ آوے ان پہ رنجوں کا زمانہ
مرے مولیٰ انہیں ہر دم بچانا

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

مصیبت کا الم کا بے کسی کا
جب آوے وقت میری واپسی کا

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

ابوالعطاء جالندھری نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے طبع کروا کر دفتر رسالہ تشحیذ الاذہان ربوہ سے شائع کیا۔